مولانا عبدالرشید ضیاء ناظم تبلیغ مرکزیہ ضلع فیصل آباد

محسن جماعت
مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر لوگ لکھیں گے اور ہر انداز سے لکھا جائے گا میرے خیال میں انہوں نے اپنی کتب میں بذات خود اپنے حالات' واقعات اس انداز سے سمو دیئے ہیں کہ مزید لکھنے کی گنجائش نہیں۔ وہ جس کسی شخصیت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنے حالات بھی بیان کرتے جاتے ہیں۔ نیز ''گزر گئی گزران'' میں انہوں نے اپنی سوانح عمری تفصیلات کے ساتھ بیان کردی ہیں لہٰذا ان باتوں کا بار بار تذکرہ تحصیل حاصل ہوگا۔ میں ان کا تذکرہ ''چند ملاقاتوں اور یادوں تک'' بیان کرنا چاہتا ہوں۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سب سے پہلے محترم قاضی محمد اسلم سیف' فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے سنا تھا۔ اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ تحریر میں وہ میرے استاد تھے کہ جب میں نے پہلا مضمون لکھا۔ انہوں نے ہر اعتبار سے اس کی قطع و برید کی اور عنوان تک بدل ڈالا میں زمانہ طالب علمی میں حضرت قاضی مرحوم کے پاس ان کے مضامین اور دیگر کتب کی املا کیا کرتا تھا اور جن دنوں بھٹی صاحب کی کتاب الفہرست ابن ندیم کا ترجمہ شائع ہوا۔ تو قاضی صاحب نے یہ کتاب اپنے دستخط کے ساتھ مجھے عنایت فرمائی۔ اور وہ کتاب اب تک میرے پاس ہے۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً ان کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ مولانا شاہد اقبال ظہیر جن کا تعلق ڈھیسیاں سے ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ بتایا کہ میں گاؤں گیا ہوا تھا اور مغرب کی نماز سے پہلے لوگ نوافل ادا کر رہے تھے۔ اچانک ہمارے گاؤں میں مولانا محمد اسحٰق بھٹی تشریف لائے تو اس موقعہ پر ان سے ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب ہیں جو بہت بڑے مصنف اور مؤرخ ہیں ان کی زبان سے بھی

میں نے مولانا اسحٰق بھٹی صاحب کا نام سنا۔لیکن ابھی تک ان کی زیارت سے محروم ہی رہا۔

اکتوبر 1993ء میں قاضی ریاض قدیر سابق صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی شادی کے موقع پر مولانا اسحٰق بھٹی صاحب تشریف لائے تو پہلی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔اور یہ ملاقات صرف دعاء سلام اور زیارت تک محدود رہی۔اس کے بعد ان کے مضامین مختلف رسائل میں پڑھنے کا موقع ملتا رہا اس سے دس سال بعد 6 مئی 2003ء بروز منگل دوسری ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔مرکز الدعوۃ السلفیہ کے شیخ الحدیث استاد محترم مولانا عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ اور ناظم مولانا عتیق اللہ سلفی کی معیت میں چک نمبر 53 گ ب ڈھیسیاں جانے کا اتفاق ہوا۔مغرب کی نماز کے بعد استاد محترم حضرت چھتوی صاحب نے جامع مسجد میں سورہ ''والعصر'' کی تفسیر بیان فرمائی اور بڑا عالمانہ فاضلانہ درس ارشاد فرمایا۔سامعین میں مولانا اسحٰق بھٹی صاحب بھی تشریف فرما تھے۔اور بڑے شوق سے انہوں نے درس سماعت فرمایا اور اس کے بعد جب ملاقات میں انکشاف ہوا کہ یہ مولانا اسحٰق بھٹی صاحب ہیں۔تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ اب ماشاء اللہ مولانا اسحٰق بھٹی صاحب نے پوری داڑھی رکھی ہوئی تھی۔کافی لمبی مجلس ہوئی اور دیر تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔

پھر اگلے دن 7 مئی 2003ء بروز بدھ کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی تعمیر ثانی کی تقریب تھی۔اس موقع پر بہت سے اکابر اور علماء کرام تشریف فرما تھے۔جن میں مولانا معین الدین لکھویؒ مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری اور مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ سمیت بہت سے علماء کرام کے خطابات تھے اس تقریب میں مولانا محمد اسحاق بھٹی کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا اور معلوم ہوا کہ وہ اس تقریب میں شرکت کیلئے رات اپنے گاؤں تشریف لائے تھے۔بہر حال اس مرتبہ بھی کافی باتیں ہوئیں اور کچھ باہمی تعارف ہوا۔

اسی طرح ایک مرتبہ جب مولانا عبدالحیی انصاری حفظہ اللہ نے فیصل آباد میں مکتبہ قدوسیہ کی شاخ کھولی تو اس کی تقریب میں حضرت بھٹی صاحب تشریف لائے اس وقت بھی ملاقات ہوئی' ایک دو مرتبہ ستیانہ بنگلہ اور چک 36 گ ب میں ملاقات کا شرف نصیب ہوا

اب یہ ملاقاتیں باقاعدہ دوستی میں بدل چکی تھیں۔ حافظ شعیب بھٹی حفظہ اللہ مدرس مرکز ستیانہ کی اہلیہ جب بیمار ہوئیں اس وقت بھی بھٹی صاحب ستیانہ بنگلہ تشریف لائے اور مجھے آپ کی ضیافت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ جب کبھی بھی حضرت بھٹی صاحب کی کوئی نئی کتاب آتی تو بڑے شوق سے مطالعہ کیا جاتا دوست احباب کو اطلاع دی جاتی سب ساتھی ان کی کتب کا مطالعہ کرتے اور ان کے اقتباسات اور لطیفوں سے محظوظ ہوتے۔

استاد محترم فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالخالق مدنی حفظہ اللہ جب کبھی کویت سے پاکستان تشریف لاتے تو ان کے ساتھ لاہور میں بھٹی صاحب سے ملاقات کا ضرور موقع مل جاتا ہے۔ اور وہ مجھے فرماتے آپ تو آجایا کرو۔ عبدالخالق صاحب تو سال کے بعد تشریف لاتے ہیں آپ نے بھی سال بعد ہی ملنا ہوتا ہے میں تدریسی مصروفیات کی وجہ سے وقت نہ نکال سکتا تھا۔ ہم جب بھی آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتے تو آپ بڑے تپاک سے ملتے۔ ضیافت کرتے اور صبح کے ناشتہ میں بطور خاص ''حلوہ'' بنواتے اور فرماتے کہ میرے مہمان آئے ہیں۔ میں نے آپ کیلئے اسپیشل (کڑاہ) حلوہ تیار کروایا ہے۔ 18 فروری 2009ء کو ہم جب شیخ عبدالخالق مدنی حفظہ اللہ صاحب کو الوداع کہنے لاہور گئے تو آپ کے پاس حاضری دی تو آپ نے مٹن کی یخنی کے ساتھ ضیافت فرمائی۔

میں نے ایک مرتبہ الاعتصام میں فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مضمون لکھا اس کے بعد ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے۔ آپ مسائل پر لکھا کریں۔ شخصیات پر تو لوگ لکھتے ہی رہتے ہیں میں نے وعدہ کیا ان شاء اللہ ضرور لکھنے کی کوشش کیا کروں گا۔

چند سال پہلے قاری صہیب میر محمدی نے پھولنگر میں مولانا اسحٰق بھٹی صاحب کے ساتھ ایک مجلس کا پروگرام بنایا۔ میں بھی الشیخ عبدالخالق مدنی صاحب حفظہ اللہ کی معیت میں حاضر ہوا۔ اور آپ وہاں سے ہمارے ساتھ مہنتانوالہ تحصیل دیپالپور تشریف لائے اور پورے راستے بھرپور مجلس رہی۔

اس مرتبہ فضیلۃ الشیخ عبدالخالق مدنی صاحب پاکستان تشریف لائے۔ تو دو تین مرتبہ ملاقات کا پروگرام بنایا گیا۔ میری وساطت سے وقت طے کیا گیا لیکن کسی ایمرجنسی کی وجہ سے ملاقات نہ ہوسکی اور عبدالخالق مدنی صاحب واپسی جاتے ہوئے جب ان سے ملے تو فرمایا کہ عبدالرشید کو ساتھ کیوں نہیں لے کر آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں کوئی مصروفیت تھی۔ اس لئے نہیں آئے اس کے بعد مجھے فون کیا اور فرمایا کہ آپ کیوں تشریف نہ لائے۔ اب آپ کب آؤ گے؟

میں نے جلد ملاقات کرنے کا وعدہ کرلیا۔

حسن اتفاق سے گذشتہ نومبر کے مہینے میں دو مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ایک مرتبہ مورخہ 5 نومبر 2015ء بروز جمعرات لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ میاں منیر بھٹی امیر مرکزی جمعیت تحصیل جڑانوالہ کی معیت میں ملاقات ہوئی میرا بڑا بیٹا' عکاشہ رشید بھی ساتھ تھا۔

اس مجلس میں کافی باتیں ہوئیں میں نے عرض کیا ہم نے چناب نگر (ربوہ) ضلع چنیوٹ میں ایک کنال جگہ خریدی ہے میری خواہش ہے کہ آپ وہاں تشریف لائیں اور دعا کریں خوش طبعی کرتے ہوئے فرمانے لگے۔ مجھ سے دعا نہ ہی کروائیں تو بہتر ہے کہیں دعا الٹی ہی نہ پڑ جائے۔

مجھے پیغام دیا کہ مولانا عبدالخالق مدنی صاحب سے رابطہ کریں کہ وہ ''بوستان حدیث'' پر مقدمہ لکھ دیں۔

مجھے فرمانے لگے کہ ہندوستان میں آپ کے بزرگ کس جگہ رہتے تھے میں نے عرض کیا کھپیانوالہ ضلع فیروز پور تحصیل مکتسر میں۔ بڑے خوش ہوئے میں نے کہا کہ ''دبستان حدیث'' میں میرے حالات کے تحت اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور میں نے حافظ عبدالمنان رحمۃ اللہ علیہ آف ساہیوال سے بھی اس کے متعلق دریافت کیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا واقعی آپ کے والد ہمارے گاؤں میں رہتے تھے۔ بلکہ ہمارے پڑوسی تھے اس کے بعد ہم آخری ملاقات کی طرف آتے ہیں۔

مورخہ 26 نومبر 2015ء بروز جمعرات ہمارے مرکز ستیانہ کے طالب علم عبداللہ جاوید کے والد محترم جاوید بھٹی صاحب کی معیت میں آپ سے ملاقات ہوئی اور یہ ملاقات تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ بڑی محبت سے ملے۔ ناشتہ کا پوچھا میں نے کہا ناشتہ تو کر لیا ہے۔ سعید بھٹی صاحب کو چائے کا آرڈر دے دیا۔ کہ جلدی چائے لائیں اس موقع پر بہت ساری باتیں ہوئیں انہوں نے فرمایا میں نے جماعت اہل حدیث کی تاریخ مرتب کر دی ہے۔ آئندہ مؤرخ اس سے مستفید ہوتا رہے گا پاس ہی چند اوراق پڑے تھے میں نے دریافت کیا کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ فرمانے لگے یہ میں نے آپ کے استاد مولانا محمد علی حامد کے بارہ میں مضمون لکھنا ہے۔ اور آپ نے الاعتصام میں جو اپنے استاد محترم کے بارے میں مضمون لکھا تھا۔ وہ مضمون میرے لئے ماخذ ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت صاحب ہم نے ماخذ کیا بننا ہے۔ ہم تو آپ کے مضامین اور کتب پڑھ کر چار حرف لکھ لیتے ہیں۔ فرمانے لگے حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ یہ مضمون نہ لکھتے تو مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ مولانا محمد علی حامد اتنے پڑھے ہوئے ہیں۔ یہ تو بہتر ہوا کہ آپ نے ان سے حالات پوچھ لیے۔ انہوں نے بتلا دیئے ورنہ مجھے کیسے معلوم ہوتا۔ میں نے اپنے انداز سے ان پر مضمون "بوستان حدیث" میں لکھ دیا ہے اور آپ کے مضمون سے پہلے ان کے متعلق مولانا حسن سعید صاحب ناظم تقویۃ الاسلام لاہور کا مضمون آیا تھا۔ میں نے ان سے کہا تھا۔ کہ مضمون اس طرح ہونا چاہئے جس طرح عبدالرشید ضیاء نے لکھا ہے۔

میں نے عرض کیا حضرت آپ اصلاح فرمائیں تاکہ آئندہ اس کے مطابق مضمون لکھا جائے۔ فرمانے لگے میں نے کیا اصلاح کرنی ہے۔ اور ٹالنا شروع کر دیا۔ میں نے جب زور دے کر عرض کیا کہ آپ ضرور راہنمائی فرمائیں مجھے آپ کی اصلاح کی ضرورت ہے تو عمومی انداز میں فرمانے لگے کہ جب بھی کوئی مضمون لکھا جائے تو اس کو بار بار پڑھنا چاہئے کیونکہ قاری مضمون نگار کا مضمون پڑھ کر تاثر قائم کرتا ہے۔ اگر ہم غلطی کریں گے یا نظر ثانی

نہیں کریں گے تو قاری ہمارے متعلق اچھی رائے نہیں رکھے گا۔ فرمانے لگے۔ مولانا ابوالکلام آزاد جب لکھتے تھے تو دوبارہ پڑھتے تو سطروں کی سطریں کاٹ دیتے پھر سے تبدیل کر دیتے۔ محی الدین قصوری صاحب نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اخبار چھپنا ہوتا تھا ہم روزانہ اصرار کرتے۔ فرماتے ابھی لکھ دونگا' جمعرات بھی آ جاتی تو بالکل خاموش۔ جب مضمون لکھنے بیٹھتے تو ہم نے دو صفحہ کی جگہ چھوڑی ہوتی ہے۔ اور مضمون چار صفحات کا برآمد ہو۔ چکا ہے یہ مرحلہ ہمارے لئے بڑا مشکل ہوتا تھا کہ اب کس طرح چار صفحات کی گنجائش نکالی جائے۔ بعض اوقات مضمون کی کتابت ہو چکی ہوتی۔ تو آ ڈر آ جاتا کہ فلاں فلاں فقرہ اس طرح لکھا جائے اور اس پیرائے کو ختم کرایا جائے بعض اوقات تو پریس میں جانے کے بعد تبدیل کرنا پڑتی تھی۔

اس ملاقات میں فرمانے لگے دینی مدارس کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ جو مدرس ان کے ہاں تشریف لاتے ہیں اس کے ضروری کوائف کا ریکارڈ رکھیں۔ اب مولانا محمد علی حامد جو کہ ماموں کانجن شیخ الحدیث تھے۔ لیکن ان کے مدرسے میں صرف ان کے رجسٹر حاضری پر آمد اور رفت کے اوقات تو مل جائیں گے لیکن ان کے حالات آپ کو نہیں ملیں گے مجھے پروفیسر عبدالقیوم صاحب کے حالات کے متعلق معلومات کی ضرورت تھی۔ ان کی اولاد کے پاس معلومات نہیں تھیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ فلاں کالج میں پڑھاتے رہے ہیں میں نے ایک آدمی کو بھیجا وہاں سے مطلوبہ معلومات مل گئیں اسی طرح تمام مدارس والوں کو اپنے ہر استاد کے کوائف درج کرنے چاہئیں کہ اس نے کس کس اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی۔ کہاں کہاں پڑھتے رہے کہاں کہاں تدریس و خطابت کے فرائض درانجام دیتے رہے۔ اور کہاں علمی کام کیا۔ اس پر تمام منتظمین مدارس کو توجہ دینی چاہئے۔

نیز بھٹی صاحب نے فرمایا کہ میں اکیلا ہی تمام علماء ذی احتشام سے رابطہ کرتا ہوں خود خط لکھتا ہوں۔ خود ہی ٹیلیفون کرتا ہوں۔ آپ اندازہ کریں ہندوستان کے ایک مذہبی سکالر

حبیب الرحمان حفظہ اللہ اعظمی صاحب سے سعودیہ میں میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حدیث نبوی کے متعلق ایک انسائیکلو پیڈیا لکھ رہا ہوں اور وہ اب آخری مراحل میں ہے جس میں تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

کچھ عرصہ بعد میں نے ان سے رابطہ کیا کہ وہ کام کہاں تک پہنچا ہے۔ میں نے سعودیہ فون کیا تو فون ان کے بیٹے نے اٹھایا اور فرمایا وہ تو انڈیا گئے ہوئے ہیں تو میں نے ان سے انڈیا کا رابطہ نمبر حاصل کیا۔ اور وہاں رابطہ کیا انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھے کیسے ڈھونڈ لیا۔ میں نے کہا جس کو ڈھونڈنا ہو اس کو ڈھونڈا ہی جا سکتا ہے آپ اندازہ لگائیں کہ یہ بات معلوم کرنے کیلئے میں نے 1400 سے 1500 روپے صرف فون پر خرچ کر دیئے۔

نیز مجھے بھٹی صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے جامعہ کے تمام اساتذہ کے حالات زندگی لکھیں سب سے پہلے اپنے حالات لکھیں اس کے بعد بڑے استاد مولانا عبداللہ امجد صاحب حفظہ اللہ کے اس کے بعد مولانا عتیق اللہ صاحب کے پھر اس کے بعد حافظ شعیب صاحب وغیرہ سب کے حالات لکھیں۔

اس موقع پر پھر فرمایا کہ عبدالخالق مدنی صاحب سے کویت رابطہ کریں کہ وہ ''بوستان حدیث'' پر مقدمہ لکھ دیں۔ میں نے گھر آ کر مولانا عبدالخالق مدنی صاحب سے رابطہ کیا انہیں بھٹی صاحب کا سلام پہنچایا۔ اور ان کی خواہش کا ذکر کیا شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں ایک کلاس کا امتحان لے رہا ہوں ان شاء اللہ وہ مقدمہ لکھ کر بھیج دوں گا۔

اس آخری ملاقات کے موقع پر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے میرے ہاتھوں کو پکڑے رکھا اور فرمانے لگے آپ ابھی نہ جائیں۔ دوپہر کا کھانا کھا کر جانا میرے ساتھی نے دفتر جانا تھا۔ مجبوراً اٹھنا پڑا نہ میرا دل کرتا تھا اور نہ ہی بھٹی صاحب چاہتے تھے میں نے وعدہ کیا ان شاء اللہ دوبارہ حاضری دوں گا لیکن یہ ان سے آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ خود چل کر الوداع کرنے باہر تشریف لائے میں نے کہا کہ آپ تشریف رکھیں فرمانے لگے نہیں میں آپ کو الوداع کرتا ہوں

دروازے سے باہر آ کر معانقہ کیا۔ اور جب تک ہم نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔ اس وقت تک کھڑے دیکھتے رہے۔ اب ان کا چہرہ اسی طرح سامنے ہے کہ وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہم ان سے جدا ہو رہے ہیں۔

22 دسمبر بروز منگل فجر کی نماز کے بعد حافظ عبدالخالق عتیق بن مولانا عتیق اللہ صاحب نے فون پر یہ اندوہناک خبر سنائی کہ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب ہم کو داغ مفارقت دے گئے ہیں مجھے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا میں نے کہا یہ کب اور کیسے ہوا؟ فرمانے لگے میں رات سے ان کے گاؤں ڈھیسیاں میں ہوں ادھر اطلاع آئی ہے میں نے تصدیق کرنے کیلئے ان کے بھائی محترم سعید احمد بھٹی صاحب سے رابطہ کیا ان کا نمبر مسلسل مصروف جا رہا تھا بالآخر رابطہ ہونے پر انہوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی۔ میں نے دوست احباب کو اس خبر کی اطلاع کر دی۔ فیصل آباد سے محترم فضیلۃ الشیخ مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ نے بھی وفات کی خبر دی' ان کے بعد محترم جناب محمد رمضان یوسف صاحب نے بھی اطلاع دی میں نے بھی جنازے کے متعلق معلومات حاصل کر کے درج ذیل میسج تیار کیا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

مؤرخ اہل حدیث محسن جماعت مخدومنا مولانا محمد اسحاق بھٹی قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ 2 بجے ناصر باغ لاہور میں اور بعد نماز عشاء چک نمبر 53 گ ب ڈھیسیاں نزد جڑانوالہ ادا کی جائے گی۔ ان شاء اللہ...... شریک غم۔ عبدالرشید ضیاء بعد ازاں پروفیسر عتیق امجد صاحب اور قاری عبدالباسط صاحب کی معیت میں پہلے لاہوران کے جنازے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اس کے بعد محترم بھائی منیر احمد بھٹی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جڑانوالہ کی معیت میں ان کے گاؤں ڈھیسیاں میں بعد از نماز عشاء دوسرے جنازے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(اللھم اغفرلہ' وارحمہ وارفع درجتہ فی المھدیّن)